السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملتان سے محمد اجمل سوال کرتے ہیں کہ داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کی مقدار کے متعلق شرعی ہدایت واضح کریں کیا ایک مشت سے زائد داڑھی کاٹنا جائز ہے کتاب وسنت کی روشنی میں تفصیل سے آگاہ کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ داڑھی شعائر اسلام سے ہے اور یہ ایک مسلمان کے لیے شناختی علامت اور امتیازی نشان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کئی ایک طریقوں سے اس کی اہمیت سے آگاہ فرمایا ہے چنانچہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کراؤ۔ (صحیح بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایرانی مجوسیوں کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ لوگ اپنی مونچھیں بڑھاتے اور داڑھی منڈواتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو اپنی داڑھی بڑاھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو۔ (ابن حبان: 1/408)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب یہود نصاری کی مخالفت کرنے کے متعلق فرمایا کہ: "تم ایک اپنی داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ (مسند امام احمد: 5/265)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں داڑھی بڑھانے اور مونچھیں پست کرنے کا حکم دیتے تھے۔ (صحیح مسلم)

واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا حکم پانچ مختلف الفاظ سے مروی ہے ان کے متعلق امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ان تمام الفاظ کا مطلب ہے کہ داڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے حدیث کا بظاہر یہی مطلب ہے (شرح نووی: 1/129)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مروی ہے: "کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھنی داڑھی والے تھے۔ (شمائل ترمذی)

ان تمام احادیث کے علاوہ قرآن مجید میں ابلیس لعین کے حوالہ سے یہ بیان ہوا ہے کہ میں انہیں حکم دوں گا چنانچہ یہ لوگ اللہ کی خلقت کوق تبدیل کریں گے، (النساء)

اس آیت کریمہ کے پیش نظر جن امور فطرت میں اللہ نے تبدیلی کرنے کا حکم دیا ہے وہ جائز اور مباح ہیں مثلاً: ختنہ کرنا زیر ناف بال لینا اور بغلوں کے بال اکھاڑ وغیرہ البتہ داڑھی کے متعلق تبدیلی کرنے کا کہیں بھی اللہ نے حکم نہیں دیا ہے لہذا یہ کام ان شیطانی امور سے ہے جس کا اس نے اولاد آدم کو حکم دیا ہے اور وہ اس کی پیروی کر رہے ہیں اس پہلو سے بھی داڑھی کے معاملہ پر غور کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ایرانی آئے جن کی داڑھیاں مونڈی ہوئی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اظہار نفرت کرتے ہوئے انہیں دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'کہ مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے اس کے برعکس ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے طول و عرض سے کچھ بال لے لیا کرتے تھے۔

(ترمذی) یہ روایت محدثین کے معیار صحت پر پوری نہیں اترتی اور یہ روایت صحیحین کی متعدد روایات کے بھی خلاف ہے لہذا اس قسم کی روایت سے نہ تو کوئی مسئلہ ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی ترجیح کے لیے اسے پیش کیا جا سکتا ہے بعض حضرات جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کا سہارا لے کر داڑھی کی کانٹ چھانٹ کو جائز سمجھتے ہیں لیکن یہ عمل سنت صحیح کے خلاف ہے اس لیے قابل حجت نہیں پھر ان کا یہ عمل صرف حج و عمرہ کے موقع پر تھا وہ ہمیشہ کے لیے عام حالات میں اسے معمول نہیں بناتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعفاء اللحیہ والی حدیث کے راوی بھی ہیں محدثین کا اصول ہے کہ جب کسی راوی کا عمل اس کی بیان کردہ روایت کے خلاف ہو تو روایت کا اعتبار ہوتا ہے اس کے عمل کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی کتب وحدیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں جنہیں پیش کرنے کی اس فتویٰ میں گنجائش نہیں ہے ان تمام بیان کردہ روایات کا تقاضا ہے کہ داڑھی رکھنا ضروری ہے اور اس میں کانٹ چھانٹ کرنا شرعاً جائز نہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث